

سلسلہ خطبات جمعہ

شیخ الحدیث حضرت مولانا حافظ انوار الحق صاحب
ضبط و ترتیب : حافظ محمد سلمان الحق انوار حقانی
مدرس دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

صحابہ کرامؓ کا مقدس مشن

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطان
الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ وعد اللہ الذین آمنوا منکم وعملوا الصالحات
لیستخلفنہم فی الارض کما استخلف الذین من قبلہم ولیمکنن لہم دینہم
الذی ارتضی لہم ولیدنہم من بعد خوفہم امنایعبدوننی لایشركون بی شیاً
ومن کفر بعد ذالک فاولئک ہم الفاسقون۔ (سورۃ نور آیت ۵۵)

ترجمہ: اللہ نے تم میں سے جو لوگ ایمان لائے ہیں اور نیک عمل کئے ہیں وعدہ کر لیا ہے کہ ان کو البتہ ملک میں اس
طرح حاکم بنادیں گے جس طرح حاکم بنایا پہلے لوگوں کو اور ان کے لئے اس دین کو جو ان کیلئے پسند کر دیا جہادیں گے۔
اور ان کے خوف کے بدلے ان کو (اللہ) امن دے گا (یہ لوگ) میری عبادت کریں گے میرے ساتھ کسی کو شریک
نہیں کریں گے۔ اس کے بعد جو لوگ ناشکری کریں گے پس وہی لوگ نافرمان ہونگے۔

سب سے اہم واقعہ فریضہ: تلاوت شدہ آیت کریمہ کے ضمن میں ابھی تک جو معروضات پیش کر چکا ہوں
آپ کو اندازہ ہو چکا ہوگا کہ مذکورہ آیت اور کئی دیگر آیات مبارکہ میں بار بار ایمان کے ساتھ اعمال صالحہ کو لازمی قرار دیا
گیا، جس سے ثابت ہوتا ہے کہ مؤمن اور مسلم حقیقی طور پر اس وقت تک مومن اور مسلمان کہلوانے کا حقدار نہیں جب
تک ایمان و اسلام کے دعوے کے ساتھ اعمال صالحہ پر گامزن اور معاصی سے اجتناب نہ کرے۔ مسلمان کو اپنی زندگی
انہی مقدس مقاصد کی تکمیل کے لئے وقف کرنی ہوگی۔ رحمۃ اللعالمین سرور دو عالم ﷺ کی حیات مقدسہ انہی مقاصد کی
تعلیم و تبلیغ میں صرف ہوئی۔ یہی اہم فریضہ جو صحابہؓ آپ کے بعد خلافت و امارت کے منصب جلیلہ پر فائز ہوئے انہوں
نے بھی حضور کے مقررہ اصولوں کے مطابق احسن طریقہ سے ادا کر دیا۔

اطاعت کی برکتیں: وہ مختصر جماعت مہاجرین و انصار اللہ اور رسولؐ کی ہر بات ماننے کے ایسے عادی بن چکے تھے
کہ ایمان و عمل صالح کے نتیجہ میں جو بشارتیں ان کو دی جاتیں ان کا یقین محکم ہو جاتا کہ ان اعمال کے نتیجہ میں آخرت کی
رحمت، مغفرت اور جنت الفردوس کا ملنا تو یقینی ہے بلکہ نہ صرف آخرت دنیا ہی میں ان دونوں کی بدولت بڑی بڑی نعمتیں
مثلاً سلطنت، امانت، خلافت اور عزت وغیرہ کا حاصل ہونا بھی یقینی امر ہے۔ اور یہی پھر ہوا بھی۔ جس قوم کی معاشرہ میں

صحابہ کرامؓ کا مقدس مشن: اسی دور کی وہ قومیں جو ان کے سامنے شیر بن کر ان کو ہر وقت للکار رہی تھی وہ ان کے سامنے لومڑی اور گینڈر سے بھی کمزور بن کر قدموں میں جھک گئیں۔ امت کے طبقہ علیا سے تعلق رکھنے والے اس خدا پرور دولش اور فقیر منش مختصر جماعت صحابہ کا مقصد دوسرے اقوام سے عزت و دولت چھیننا نہ تھا بس صرف ایک ہی مدعا تھا کہ خود بھی دین متین کے عامل بن جائیں اور لوگوں سے بھی یہی مطالبہ تھا کہ نیک، متقی اور صرف اللہ کے عبادت کرنے والے بن جاؤ نہ ان کو اقتدار کی طلب اور نہ بڑے سے بڑے عہدے کی خواہش ولا بلح لہی۔

صحابہ کرامؓ کے شب روز ہم باللیل رھبان وبالنھار فرمان کا لقب پانے والے ساری ساری رات نماز، ذکر، دعوات اور خالق کائنات کے حضور رو کر گزارتے۔ خشیت الہی سے ان کے قلوب معمور و منور تھے۔ راتیں اس کیفیت میں اور دن ایک بڑ اور بہادر سپاہی جیسے اعلائے کلمۃ اللہ کی سر بلندی کے لئے گھوڑے کی پشت پر گزارتے۔ اخلاق محمدیؐ اور اعلیٰ کردار کو لے کر جب میدان عمل میں نکلے تو اس راستہ میں جو مفسد اور باطل قوت رکاوٹ بن کر زور آزمائی کی کوشش کرتا خس و خاشاک کی طرح بہہ کر نام و نشان ہی مٹ جاتا۔

صحابہ کرامؓ کی مجاہدانہ عظمت شان: حضرت عمرؓ کا دور خلافت ہے مسلمانوں نے اپنے جوش ایمانی اور اطاعت ربانی نے باعث طاقت و حکومت کے نشے میں مدھوش قیصر و کسریٰ یعنی روم و ایران کی عظیم الشان حکومتوں کو شکست دے کر ان کا نشہ و غرور پاش پاش کر دیا تاریخ کوئی ایسی مثال پیش نہیں کر سکتی کہ ایک طرف چند صحرائشین اور درویش جن کے پاس روایتی اور فقی ہتھیار بھی نہیں۔ دوسرے طرف لاکھوں کی تعداد میں حاکمان کسریٰ کی تنخواہ دار فوج، ظاہری آلات و اسباب حرب سے مالا مال، شدید جنگ ہوئی، مسلمان غازیوں، مجاہدوں اور صحابہ کی کل تعداد تقریباً ۳۰ ہزار ایرانیوں کا لشکر تین لاکھ نفوس پر مشتمل اور ہر قسم کے اسلحہ سے لیس، قیادت گورنر خراسان کے بیٹے رستم جو نہایت شجاع اور جنگی امور کا ماہر تھا، کے ہاتھ میں تھی۔ اہل فارس کو مذہبی غیرت کا جوش دلا کر ان میں اتحاد و اتفاق پیدا کرنے کی کوشش کی۔ مجاہدین کے پاس وردی تک نہیں۔ کسی کے پاس صرف لمبا کرہ اور کسی کے ہاتھ میں خنجر۔ چند کے ہاتھوں میں تلوار اور بعض نیزے اٹھائے ہوئے تھے۔ نہ غذا کا باقاعدہ انتظام ہے اور نہ اسلحہ و خوراک وغیرہ کے رسد کے ذرائع و وسائل۔ اپنے سروں کو ڈھانپنے کیلئے پگڑیاں بھی تمام غازیوں کو میسر نہ تھیں جس کے پاس پگڑی نہ تھی تو سر پر سی باندھی ہوئی تھی۔ وہ صرف ایمان اور اللہ و رسول کی اطاعت و محبت سے بھرپور ہو کر میدان کارزار میں لاکھوں ایرانیوں کی یلغار کا مقابلہ کرنے آئے تھے۔ لاکھوں فارسی، صحابہ اور مجاہدوں کے چند ہزار پر مشتمل لشکر ہزار کا سامنا کرتے ہی ان میں بھگدڑ مچ گئی۔ صحابہ شیروں کی طرح ایرانیوں پر حملہ آور ہوئے۔ دشمن نے ان کا مقابلہ کرنے کی بجائے میدان جنگ سے بھاگنا شروع کر دیا۔

صحابہ کرامؓ کی اخلاقی بلندیاں اس زمانے کا نامور اور مشہور جنگجو اور پہلوان رستم اپنے لاکھوں فوجیوں کو بلیوں اور چوہوں کی طرح بھاگتے ہوئے دیکھ کر حیرانی و پریشانی کی حالت میں سامنے ماتحت کمانڈروں سے اپنی شکست کی وجوہات

پوچھ رہا تھا کہ ہماری لاکھوں کی فوج جن کے پاس ہر قسم کا اسلحہ و وسائل، ظاہری قوت و سطوت موجود ہے اور مقابلہ میں چند ہزار ظاہری بے یار و مددگار وسائل جنگ سے محروم، کمزور عرب بدوؤں کے سامنے ٹھہرنے کی بجائے کیوں راہ فرار اختیار کر رہے ہیں۔ رستم کے ماتحتوں نے اپنی جان بخشی کی شرط پر اور نئے تہذیب کے دلدادہ مسلمانوں کے لئے عبرت اور سبق حاصل کرنے کیلئے بے شمار راز پوشیدہ ہیں کہ وہ بھی انہی مختصر جماعت صحابہ و مسلمانوں کے کردار و اخلاق کو اپنا کر فارس جیسے عظیم اسلام دشمنوں کا تیا پانچا کر سکتے ہیں۔۔۔۔۔ رستم پہلوان کے زیرِ کمان لڑنے والے جنگجوؤں نے واضح اور برملا اقرار کیا کہ یہی بے سرد سامانی کی حالت میں لڑنے والے عنقریب تمہارے پورے ملک پر قبضہ کرنے والے ہیں۔ سلطنت فارس کے لشکر ہر محاذ پر شکست سے دوچار ہو کر ان کی طاقت و قوت پاش پاش ہو جائے گی۔ کیونکہ اخلاق عالیہ، امانت و دیانت، شفقت و محبت اپنے رب کی اطاعت، زہد و تقویٰ جیسے اوصاف سے مالا مال ہو کر ان لڑنے والوں کی تقدیر میں یقیناً فتح ہی فتح ہوگی۔ یہ ایسی عجیب و غریب مخلوق ہے۔ کہ دن بھر دشمن کے مقابلہ میں لڑتے ہیں۔ رات بھر اپنے خالق و مالک کے آگے آہ و زاری میں اس سے مدد کے طلبگار رہتے ہیں۔ عاجزی و انکساری میں یہ لوگ بے مثال ہیں۔ اپنی طاقت اور قوت کے نشے میں مبتلا رہنے کی بجائے اپنے رب سے فتح و نصرت کے طلبگار ہیں۔ ان کی برکت سے بے آب و گیاہ اور اجڑے ہوئے علاقے آباد اور سرسبز ہو جاتے ہیں۔ کسی غیر کی عورت کو بد نظر سے دیکھنے کا تو ان کے ہاں تصور نہیں۔

شاہان کسری اور ایرانی سلطنت صحابہؓ کی ٹھوکر ہیں: ان کے مقابلہ میں تیری فوج اخلاقی قوت سے بالکل عاری، امانت و دیانت کا ان کے ہاں ذکر تک نہیں۔ شراب نوشی و زنا ان کا محبوب مشغلہ، لوٹ مار اور دوسروں کے اموال پر قبضہ کر کے اسے شیر مادر کی طرح حلال سمجھتے ہیں۔ جس علاقہ میں داخل ہو جاتے ہیں ہتے ہتے اور سرسبز و شاداب علاقے کھنڈرات میں تبدیل ہو کر لوگوں کے باغات اور فصل بنجر و بے آب و گیاہ ہو جاتے ہیں۔ اب خود موازنہ کر لو کہ فتح تمہاری ہوگی یا ایمان صالحہ کے فولادی اسلحہ سے لیس ان دوریشوں کی ہوگی؟ اور پھر وعدہ ربانی کا ایفاء کرتے ہوئے یہی ہوا۔ عظیم سلطنت فارس کے لاکھوں افواج کو شکست اس کے جانے پہچانے پہلوان جرنیل رستم کو تیسرے معرکہ میں موت کے گھاٹ اتار کر اس کی موت کے ساتھ اپنی کرسی اور اقتدار اور دنیا پر غلبہ پر غرور حاصل کرنے والوں کے خواب ان فقراء کے ہاتھوں چکنا چور ہو کر ایرانی سلطنت کا خاتمہ ہوا۔ شاہان کسری کی مملکت کے ٹکڑے ٹکڑے ہوئے۔

اسلامی سلطنت کی وسعتیں: مکہ و جزیرۃ العرب آنحضرت کے زمانہ میں فتح ہوئے۔ ابوبکرؓ کے دور خلافت میں فارس، شام، مصر، دمشق و دیگر اہم علاقوں میں اسلام کے جھنڈے سر بلند ہو کر کفر کے درختوں کی بیج کٹی شروع کر دی گئی۔ حضرت عمر فاروق کی امارت میں یہ فتوحات بام عروج پر پہنچے۔ اپنے اپنے وقت اور علاقوں کے ان بڑے بڑے فرعونوں کے سیم و زر سے بھرے ہوئے دین کے نام پر اپنا سب کچھ قربان کرنے والوں کے قبضہ میں آ کر فقراء و مساکین اور حاجتمندوں کے دروازہ پر دستِ تقدیر کی جگہ لگ گئے۔ حضرت عثمان غنیؓ کی ذی النورین مسند نشین

خلافت ہوئے ان کے دور خلافت میں اسلامی مملکت کے سرحدات مزید پھیلتے گئے۔ الجزائر و مراکش کے موجودہ ممالک جن کو افریقہ میں شمار کیا جاتا تھا۔ سین کے بعض حصے قبرص و طبرستان اور کئی اور علاقے ان ہی کے سربراہی میں فتح ہو کر اسلامی سلطنت کا حصہ بن گئے۔

صحابہ حق و انصاف کے علمبردار تھے: اپنے سے کئی گنا طاقتور اور بڑی حکومتوں سے ٹکر لے کر فتوحات حاصل کرنے کی وجہ یہی تھی کہ وحی الہی کی روشنی میں ان کی ایسی تربیت اور نفوس کا تزکیہ ہوا کہ وہ زہد اور تقویٰ کا مجسمہ بن گئے۔ عفت امانت خوف خدا ایثار و قربانی میں اپنی مثال آپ تھے۔ حکومت اور عہدہ کی حرص و لالچ ان کے وہم و گمان میں بھی نہ تھی۔ اللہ کے قانون کے مطابق لوگوں کے فیصلے کرتے تھے، حق و انصاف کے ایسے علمبردار تھے کہ مشکل سے مشکل حالات میں بھی حق و انصاف کا دامن ترک کرنے کے لئے تیار نہ تھے۔

امت کیلئے لائحہ عمل: اللہ کے اہل فیصلہ کے مطابق فتح و شکست، عزت و ذلت کے اپنے اپنے اسباب و عوامل ہیں۔ جس نے جس راہ کو اختیار کیا نتیجہ اسی کے مطابق حاصل ہوگا: ارشاد باری ہے۔ اِنْ يَنْصَرِكُمْ اللّٰهُ فَلَا غَالِبَ لَكُمْ وَاِنْ يَخُذْكُمْ فَمَنْ ذَا الَّذِي يَنْصَرِكُمْ مِنْ بَعْدِهِ۔ (سورۃ آل عمران-۱۲۰)

ترجمہ: ”اگر اللہ تمہاری امداد کرنا چاہے تو کوئی تم پر غالب نہیں آ سکتا اگر تمہیں ذلیل کرنا چاہے تو کون ہے جو اس کے سوا تمہاری مدد کرے“

کاش اگر ہم اللہ کے صحیح بندے بن گئے تو ہر لمحہ و گھڑی اللہ کی امداد شامل رہے گی۔ جب اللہ کسی کا معاون بن جائے تو پھر سمندر و دریا، جنگل و پہاڑ بھی اس کے حکم سے مسخر ہو جاتے ہیں۔ بادلوں پر بھی انہی کا حکم چلتا ہے۔ اشارہ کرتے ہی اللہ کے حکم پر بارش برسنے کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ عقیدہ مسلمان کا مضبوط ہو جاتا ہے کہ حضورؐ کی ارشاد کردہ دعا: اللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مَعْطٰی لِمَا مَنَعْتَ ”یا اللہ جو نعمت (عظمت و عزت) تو دے دے اسکو روکنے والا کوئی نہیں اور جو نعمت تو منع کر دے (روک دے) اس کو دینے والا کوئی نہیں“ کا ظہور و وقوع یقینی ہے شرط یہ کہ اپنے آپ کو خالق و مالک کون و مکان کی عبادت کے لئے وقف کر دیں اور اپنے اعمال و زندگیوں کو قرآن و حدیث کی حدود و قیود کے اندر گزاریں۔ مسلمانوں کے عظمت گزشتہ پر اگر ایک نظر ڈالیں اور اپنے پیغمبر رسولؐ کی پیشین گوئیوں کا مطالعہ کریں کہ آج بھی مسلمانوں کی رہی سہی جو سلطنتیں قائم ہیں۔ وہ حضورؐ کی پیشین گوئیوں کی حقانیت اور اللہ کی جانب سے نیک عمل کرنے والے ایمان کے زیور سے آراستہ مسلمانوں سے وعدہ کرنے ہی کا صلہ اور نتیجہ ہے۔

اصلاح اموال کی طرف توجہ کی ضرورت ہے: اس دور میں مسلمان کلمہ شہادت کے علمبردار بن کر بھی اپنے ہر فعل و قول میں اللہ سے کئے ہوئے وعدوں میں نافرمانی پر اصرار کرتے چلے جا رہے ہیں۔ اصلاح احوال کی طرف متوجہ ہونے کی بجائے شکوہ بھی اسی رب سے کر رہے ہیں جس کے بتائے ہوئے صراطِ مستقیم سے بھگ کر کفری طاقتوں کی دوستی اور سالیانہ کی طرف توجہ دے رہے ہیں۔ ہمارے اعمال و گفتار کی موجودگی

میں یہ کہنا کہ رب کائنات نے اپنی رحمت و مدد روک دی ہے اپنی نااہلی پر پردہ ڈالنا اور جان بوجھ کر اپنے زوال اور بیماریوں کے اسباب سے آنکھیں چرانے کا ایسا المیہ ہے جس کے انجام میں مسلمان قدم قدم پر عذاب الہی کو مزید دعوت دینے کے مرتکب ہو رہے ہیں۔

صحابہ کی امتیازی شان رجوع الی اللہ: ایک وہ مقدس وردِ وحانی دور تھا کہ جب کوئی آفت، مصیبت اور خطرے کی گھڑی آتی وہ پاکیزہ نفوس فوراً رجوع الی اللہ کر کے آفات کے ازالہ کے لئے خدا ہی کو یاد کرتے، کبھی انہوں نے ظاہری اسباب و علل پر اعتماد نہیں کیا۔ خشوع و خضوع، عجز و انکساری کے اظہار کے ساتھ ہی اللہ کی رحمت کا نزول شروع ہو جاتا، غزوہ احد کے پُر خطر موقع پر آنحضرتؐ نے اللہ ہی سے غالب آنے اور فتح حاصل کرنے کے لئے آہ و زاری سے دعا کی جس کا نتیجہ فتح کی صورت میں نکلا۔

عن ابن عباس ان النبی ﷺ قال وهو فی قبة یوم بدر اللهم انشدک عهدک و وعدک اللهم ان تشیئ لا تعبد بعد الیوم فاخذ ابو بکر بیده فقال حسبک یا رسول اللہ انصححت علی ربک فخرج وهو یثب فی الدرع وهو یقول سیهزم الجمع ویولون الذبیر

”حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ حضور ﷺ غزوہ بدر کے موقع پر ایک موقع پر دعا فرما رہے تھے: یا اللہ میں تجھ سے تیری نمانا چاہتا ہوں۔ اور تیرے وعدہ کا پورا کرنا چاہتا ہوں۔ اے اللہ اگر تو یہی چاہتا ہے کہ آج کے بعد تیری عبادت نہیں ہوگی (یعنی دشمن کے مقابلہ میں موجودہ مسلمان ختم ہو کر روئے زمین پر کوئی مسلمان نہ رہے) حضرت ابو بکر نے آپ کا ہاتھ پکڑ لیا کہا یا رسول اللہ ﷺ بس فرما (کافی ہے) آپ نے اپنے رب سے آہ و زاری اور گڑگڑانے کیساتھ جو دعا فرمائی یہی فتح و کامیابی کے لئے کافی ہے۔ جسکے بعد آپ ﷺ اطمینان و مسرت سے (زرہ پہنے ہوئے) یعنی مسلح ہو کر خیمہ سے باہر آ کر اور بلند آواز سے اسی وقت نازل ہونے والی آیت پڑھ رہے تھے۔ جس کا مفہوم یہ ہے کہ عنقریب کفار کی یہ جماعت شکست کھا کر اور سامنے آنے کی بجائے پیٹھ پھیر کر بھاگ جائیں گے۔“

صرف اسی ایک ہی واقعہ میں آج کے زوال پذیر اور پسے ہوئے مسلمانوں کے مذہبی و قومی سر بلندی و عروج کے لئے ایک ایسا بیش قیمت نسخہ کسیر اور دعوت موجود ہے کہ اسے اپنا کر کفار و غیالہ کی سازشوں اور ریشہ دانیوں سے بچ سکتے ہیں اور وہ یہی ہے کہ سختی اور مصائب کے موقع پر ہم خدا فراموشی اور خود فراموشی کو ترک کر کے رجوع الی اللہ عجز و بندگی، خود داری، اور اللہ کے رسول کے وعدوں پر کامل بھروسہ و اعتماد، عمل صالح، خشیت الہی، مجاہدہ نفس جیسے اوصاف حمیدہ پر عمل پیرا ہو کر مسلمان اپنی گم کردہ عظمت و مقام کو دوبارہ حاصل کر سکتے ہیں۔

مالک کون و مکان ہم اور آپ سب کو اپنی مرضیات پر چلنے کی توفیق نصیب فرما دیں۔